11563 ـ اسلامی نظمیں اور ترانے سننے کا حکم

سوال

موسیقی سے خالی اسلامی نظمیں اور ترانے سننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح نصوص میں کئی قسم کی دلالت سے صریحا ملتا ہے کہ شعر کہنا اور سننا جائز ہیں، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نے شعر سنے بھی اور شعر کہے بھی، اور ان کے علاوہ دوسروں نے بھی اپنے حضر و سفر، مجلس اور اپنے کاموں میں فردی آواز میں شعر و شاعری کی، جیسا کہ حسان بن ثابت اور عامر بن اکوع، اور انجشہ رضی اللہ تعالی عنہم شعر کہتے تھے، اور انہوں نے اجتماعی آواز میں بھی شعر کہے، جیسا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں خندق کھودنے کا قصہ بیان ہوا ہے ہے وہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہمیں تھکاوٹ اور بھوك پہنچی ہوئی ہے تو فرمانے لگے:

اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں

تو تم انصار و مہاجرین کو بخش دے.

تو صحابہ کرام اس کے جواب میں کہنے لگے:

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رکھی ہے کہ: ہم اس وقت تك جہاد کرینگے جب تك باقی ہیں "

صحیح بخاری (3 / 1043).

اور مجالس میں بھی شعر کہا کرتے تھے؛ ابن ابی شیبہ نے حسن عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن کی سند سے حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو منحرف تھے، اور نہ ہی بتکلف خاموشی اختیار کرنے والے تھے، بلکہ وہ اپنی مجالس میں شعر کہتے تھے، اور اپنی جاہلیت کے معاملہ کا انکار کرتے، اور جب ان میں سے کوئی ان کے دین کے بارہ میں بات کرتا تو ان کی آنکھیں تیزی سے حرکت میں آ جاتی اور وہ اسے تیز نظروں سے دیکھنے لگتے "

ابن ابی شیبہ (8 / 711).

یہ وہ دلائل ہیں جو شعر کہنے کے جواز پر دلالت کرتے ہیں، چاہے وہ اجتماعی آواز میں ہوں یا انفرادی آواز میں.

النشید " یعنی ترانا " عربی زبان میں شعر کو اونچی اور اچھی اور باریك آواز میں پڑھنے کو نشید کہتے ہیں.

لیکن اس میں کچھ ضوابط اور اصول ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے:

اس میں آلات لہو اور گانے بجانے کے آلات استعمال نہ کیے جائیں.

یہ کثرت سے نہ سنے اور پڑھے جائیں، اور ہر وقت یہ مسلمان کی عادت ہی نہ بن جائے، اور اس بنا پر وہ اپنے واجبات اور فرائض ہی ضائع کرنا شروع کر دے.

اور یہ عورتوں کی آواز میں نہ ہوں، اور نہ ہی کسی حرام اور فحش کلام پر مشتمل ہوں.

اس میں فاسق و فاجر لوگوں کے گانے کی مشابہت نہ ہو.

اور یہ ان اوازوں سے خالی ہو جو گانے بجانے کی آوازوں کے مشابہ ہو.

اور اس میں لحن اور گائیکی نہ ہو کہ سننے والا شخص جھومنے اور ناچنے لگے، اور اسے گانے کی طرح یہ بھی فتنہ میں ڈال دے، اور اس وقت جو ترانے مارکیٹ میں موجود میں ان میں یہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے، حتی کہ سننے والے اس طرب اور جھوم میں مشغول ہونے کی بنا پر ان میں موجود عظیم و جلیل معانی پر بھی غور نہیں کر سکتے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 553 ـ 554) اور (562 ـ 563).

مصنف ابن ابی شیبہ (8 / 711).

القاموس المحیط (411).

واللہ اعلم .